محترم المقام جناب ________ زید مجدکم

سلام مسنون! امید ہے مزاج گرامی بالخیر ہونگے۔ جیسا کہ آنجناب کو معلوم ہے کہ دنیا بھر میں اکیسویں صدی کے استقبال کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ خصوصاً اس سلسلے میں عالم عیسائیت (مغرب اور امریکہ) نے بہت بڑی منصوبہ بندی اور مستحکم بنیادوں پر کام شروع کر رکھا ہے۔ وہ دنیا کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ اکیسویں صدی انکے عزائم اور منصوبوں کی تکمیل کا ذریعہ ثابت ہو۔ انہیں یہ زعم اپنی مادی طاقت اور عسکری و اقتصادی قوت کی بناء پر ہے اسلیئے وہ دنیا پر اور خصوصاً عالم اسلام پر مکمل حکمرانی اور تسلط کیلئے روز و شب کوشاں ہیں۔ ہمارے سامنے امریکی نیو ورلڈ آرڈر اور متحدہ یورپ کی مثالیں موجود ہیں۔ بیسویں صدی کے آخری لمحات ہیں اور اسکا سفر اکیسویں صدی کی دہلیز پر اختتام پذیر ہونے والا ہے۔ ان نازک حالات میں امت مسلمہ کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ بھی دیگر اقوام و مذاہب کیطرح آنے والے نئے ہزار برس اور خصوصاً اکیسویں صدی میں اسلام کا عالمگیر اور آفاقی اور انسانی فطرت کے عین مطابق نظام کو دنیا میں مؤثر اور سائنٹیفک انداز میں برہان و دلیل کیساتھ پیش کریں اور ان اقوام پر ثابت کریں کہ نہ صرف حکمت و معرفت بلکہ سائنس و ٹیکنالوجی کا بھی اصل سرچشمہ اور غور و فکر و تدبر کا اصل منبع و مآخذ قرآن و حدیث اور مسلمان فلاسفر و مفکرین سائنسدان ہیں۔ عالمی استعمار امریکہ اور یورپ کے چیلنجوں کے عزائم کا مقابلہ مسلمانوں میں عقابی روح بیدار کرنے اور امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ سے کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے آج میدان عمل کھلا ہے۔ لیکن افسوس مسلمانوں میں وقت کی قدر، آئندہ کیلئے لائحہ عمل، زمانے کے نئے تقاضوں اور دشمن کے مقابلے میں تیاری اور استعداد حاصل کرنے کا فقدان ہے اسلئے وقت اور زمانے کی رفتار کا ساتھ نہیں دے سکے۔ قدرت کی طرف سے آج مسلمانوں اور اسلام کیلئے موافق حالات اور سازگار ماحول فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اب یہ مسلمانوں پر منحصر ہے کہ وہ آگے بڑھکر اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں یا ہمیشہ کی طرح غفلت و مایوسی کے سایہ دیوار تلے اپنے آپ کو تقدیر کے رحم و کرم پر چھوڑتے ہیں۔ آج مسلمانوں کیلئے سوچنے کا مقام ہے کہ ہم چند صدیوں پہلے تاریخی اور عمرانیاتی لحاظ سے کہاں کھڑے تھے۔ اور بیسویں صدی کے اختتام پر ہم اپنی سوختہ سامانی کے ہاتھوں کس مقام پر ہیں؟ کیا آئندہ صدی میں بھی ہم محکوم و مجبور رہیں گے؟ کیا آج ہمارے لئے سوچنے سمجھنے اور غور و فکر کا مقام نہیں --- ان حالات کے پیش نظر ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک نے امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں آنجناب جیسی علمی ادبی اور مؤثر شخصیت کو دعوت دی جاتی ہے۔ کہ آپ اپنے علم تجربے بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار فرماتے ہوئے ہمارے ساتھ اس نمبر کی تیاری میں بھرپور قلمی تعاون فرمائیں۔ اس خصوصی نمبر کے موضوعات منسلک ہیں آپ کسی بھی موضوع پر اپنا مقالہ دو ماہ کے مناسب وقت میں ماہنامہ الحق کے ایڈریس پر ارسال کرنے کی زحمت فرمائیں۔ --- ہمیں یقین ہے کہ آنجناب کا جواب اور ردعمل مثبت ہوگا اور اپنے حلقے میں بھی احباب اور واقف کاروں سے الحق کیلئے مضمون کی تیاری کی سفارش فرما دیں گے۔

آپکی توجہات کا منتظر۔ (مولانا) سمیع الحق مدیر اعلیٰ ماہنامہ الحق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نوٹ: زیر نظر دعوت نامہ مدیر اعلیٰ کی جانب سے ملک و ملت کے اہم اشخاص کے نام جاری کیا جارہا ہے۔ کہ وہ الحق کے (اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام) کیلئے خصوصی مضامین ہمیں لکھ کر روانہ فرمائیں۔---- ادارہ

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

حکومت اور گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس کی کشمکش سے جے یو آئی کی دونوں جماعتوں کا اعلانِ برأت اور باہمی اتحاد کی صورت و پیش رفت

بد قسمتی سے قیام پاکستان کے بعد ملک میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی حکومت مسلط کردی گئی۔ ان دو طبقوں نے ملک کی سیاسیات اور اقتصادیات پر اپنی آہنی گرفت مضبوط کرنے کیلئے مختلف جماعتیں اور شکلیں اختیار کیں۔ کسی کا نام پیپلزپارٹی رکھا گیا تو کسی نے انگریز پرست جماعت مسلم لیگ کی چھتری میں عافیت جانی۔ بعد میں ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں ان جماعتوں نے جو "گراں قدر خدمات" سرانجام دیں۔ وہ ناقابل فراموش ہیں...... ان ہی دو طبقات نے جمہوریت کا منحوس لبادہ اوڑھ کر قوم کو بار بار بیوقوف بنایا۔ اب قوم مسلم لیگ، پیپلزپارٹی اور انکے حواریوں سے متنفر ہوچکی ہے۔ ان دونوں جماعتوں اور مفاد پرست طبقوں نے بغاوت پر اتر آئی ہے کہ اتار چڑھاؤ کا یہ گھناؤنا کھیل آخر کب تک چلتا رہیگا؟ اب قوم کے صبر کی تمام حدیں منہدم ہونے کو ہیں۔ کسی بھی وقت عوامی ریلا انقلاب فرانس، انقلاب ایران اور خصوصاً انقلاب طالبان کی صورت اختیار کرسکتا ہے۔ مسلم لیگ کی نااہل کرپٹ اور ملک وملت دشمن حکومت کو گرانے کے لئے سیکولر مادر پدر آزاد امریکی پٹھو مذہب دشمن جماعتوں کا جتھہ (گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس) وہی پرانا مکروہ کھیل دوہرانے کو تیار بیٹھا ہوا ہے۔ اقتدار کیلئے انکے زہریلے ناخن تیز اور جبڑوں میں زہر اُمنڈ آیا ہے۔ اب یہ گروہ چاہتا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑے گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس میں ماضی کی تحریکات کی طرح نہ صرف اس میں بھرپور شرکت بلکہ قیادت کریں۔ جیسا کہ اس سے قبل انہوں نے دونوں جماعتوں کو اپنے اقتدار کیلئے خوب خوب استعمال کیا۔ جس سے دینی جماعتوں کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا البتہ اس کے نقصانات اور مضر اثرات اب تک عیاں ہیں۔